کتاب شناسی

حضرت فاطمہ زہراؑ کے بارے میں چند جدید وقدیم کتب کا تعارف

سید رمیز الحسن موسوی

سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نبی اکرم ﷺ اور اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ کی دختر اور شیر خدا حضرت امام علی علیہ السلام کی زوجہ گرامی اور سید الشباب اہل الجنتہ حسنین شریفین علیہم السلام کی والدہ گرامی ہیں۔ جن کا شمار پنج تن آل عبا میں ہوتا ہے اور جو پیغمبر اکرم ﷺ کی سیرت و صورت کا مجسمہ تھیں۔ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے دوران بھی تبلیغ وترویج اسلام میں نمایاں حصہ لیا اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد بھی اپنے شوہر نامدار کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہوئے اسلام ناب محمدیؐ کو اصل راستے سے منحرف کرنے والوں کا کھل کر مقابلہ کیا اور نبوت ختمی مرتبت ﷺ کے بعد ولایت وامامت جیسے الٰہی منصب کی پاسداری کے لئے اپنی جان تک قربان کر دی اور اسلام کے اس بنیادی رکن کی حفاظت کے لئے سیاسی و علمی اور معنوی جدوجہد کرتے ہوئے عالم اسلام کے لئے استبداد وآمریت کے خلاف قیام کی ایک مثال چھوڑ گئیں۔ اسلامی ادب ومعارف میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقام ومرتبہ بہت بلند ہے خصوصاً مکتب اہل بیت اطہارؑ میں جناب زہراء اُم الائمہ ہونے کی وجہ سے بھی عصمت وطہارت کا منبع سمجھی جاتی ہیں اور اسلام کی تعلیمات ومعارف کی تبلیغ واشاعت اور تفسیر وتبیین میں ایک خاص مقام رکھتی ہیں۔ اس لئے صدر اسلام سے لے کر آج تک اسلام کی علمی تاریخ میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اور آئندہ بھی لکھا جاتا رہے گا۔ ان صفحات میں عربی، فارسی اور اُردو زبان میں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے میں لکھی جانے والی چند جدید کتب کا مختصر تعارف پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ البتہ یہاں اُنہی کتابوں کا انتخاب کیا گیا ہے جو اپنے موضوع اور اسلوب کے لحاظ سے نمایاں ہیں اور جنہوں نے اپنے قارئین کو معارف فاطمیہ کے بارے میں وافر معلومات فراہم کی ہیں۔ اُمید ہے جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے میں اس کتاب شناسی سے جہاں اہل تحقیق مستفید ہوں گے وہاں سیرت اہل بیت اطہارؑ کے عام قارئین وشائقین بھی بہرہ مند ہوں گے۔

عربی کتب

فاطمۃ الزہراء علیہا السلام بہجۃ قلب المصطفیٰ

احمد الرحمانی الہمدانی (متوفی ۱۳۸۳ شمسی)

ناشر: مؤسسۃ النعمان للطباعہ والنشر والتوزیع، طبع سنۃ ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۲ء بیروت لبنان، زبان عربی:

کتاب ''فاطِمَۃُ الزّہراء بَہجَۃُ قَلبِ المُصطفیٰ (ﷺ)'' عربی زبان میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے فضائل اور سیرت کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ کتاب کے مؤلف احمد رحمانی الہمدانی کا شمار معاصر ایرانی خطبا اور محققین میں ہوتا ہے۔ احمد رحمانی الہمدانی ۱۳۱۸ھ کو ہمدان میں پیدا ہوئے ہیں اور مشہور عالم آخوند ملا علی معصومی ہمدانی کے شاگردوں میں سے ہیں۔ اس کے علاوہ اُنہوں نے آیت اللہ محمد تقی آملی، مرحوم آیت اللہ شعرانی، آیت اللہ شیخ حسن سعید، آیت اللہ سبط الشیخ کے سامنے بھی زانوئے تلمذ طے کئے ہیں۔ اُنہوں نے ایک تحقیقی کتاب حضرت علی علیہ السلام کی سیرت اور حیات کے بارے میں بھی لکھی ہے۔

کتاب "فاطِمَۃُ الزّہراء بَہجَۃُ قَلبِ المُصطَفیٰؐ" حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے میں ممتاز محققین کی آراء سے شروع ہوتی ہے اور پھر حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب اور حیات کے نمایاں عناوین کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ مؤلف نے کتاب کے مقدمے میں اختصار کے ساتھ ائمہ اطہار علیہم السلام کی نظر میں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے مقام کی وضاحت کی ہے اور ہر امام معصوم سے اپنی جدہ معظّمہ کے بارے میں قول نقل کیا ہے۔

پہلی فصل میں حضرت فاطمہؑ کے متعلق موزخین، محدثین اور قدیم وجدید اہل قلم کی آراء کو نقل کیا ہے۔ اس کے بعد گیارہوں فصل تک حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کے مناقب وفضائل کو مختلف پہلوؤں سے پیش کیا گیا ہے۔ بارہویں فصل سے لے کر ستر ہویں فصل تک حضرت فاطمہؑ کے اسمائے گرامی اور القاب کے بارے میں بحث کی گئی ہے اور اس کے بعد کی فصلوں میں حضرت فاطمہؑ کے آثار، کلام، ولایت سے دفاع، خطبہ فدکیہ سے متعلق موضوعات کو پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح بی بی دوعالم کی شادی، گھرانے اور اولاد سے لے کر اُن کی شہادت کے واقعات کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ آخری فصل میں حضرت فاطمہؑ سے متعلق لکھی گئی کتابوں کا اجمالی تعارف کرایا گیا ہے اور اس سلسلے میں ۲۶۰ کتابوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں۔ کتاب کا ایک حصہ ایسی احادیث پر مشتمل ہے کہ جن کے آغاز میں قسم کھا کر بی بی کے فضائل میں میں سے کوئی فضیلت ذکر ہوئی ہے۔

فہرست کتاب:

اس کتاب کی فہرست کچھ اس طرح مرتب کی گئی ہے جس سے اس کتاب کی جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے:

فصل ۱: محققین کی نظر میں حضرت فاطمہؑ کی شخصیت۔ فصل ۲: قرآن مجید میں بی بی کے چہاردہ معصومینؑ کے ساتھ مشترکہ فضائل۔ فصل ۳: احادیث اور روایات میں بی بی کے چہاردہ معصومینؑ کے ساتھ مشترکہ فضائل۔ فصل ۴: بی بی کے وہ مناقب کہ جن کے شروع میں قسم کھائی گئی ہے۔ فصل ۵: کتب اہل سنت میں بی بی کے فضائل۔ فصل ۶: احادیث شیعہ میں بی بی کے فضائل ومناقب۔ فصل ۷: حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کا اعلیٰ مقام۔ فصل ۸: حضرت فاطمہؑ: سیدۃ النساء العالمین۔ فصل ۹: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت فاطمہؑ کا مقام ومنزلت۔ فصل ۱۰: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بی بی دوعالم کا مقام ومرتبہ۔ فصل ۱۱: حضرت امام علیؑ کے نزدیک بی بی دوعالم کا مقام ومرتبہ۔ فصل ۱۲: حضرت فاطمہؑ کی والدہ گرامی حضرت خدیجہؑ کے فضائل ومناقب۔ فصل ۱۳: حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت۔ فصل ۱۴: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے اسمائے مبارک۔ فصل ۱۵: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی کنیت۔ فصل ۱۶: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے القاب۔ فصل ۱۷: حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی دعائیں اور اذکار۔ فصل ۱۸: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مکارم اخلاق۔ فصل ۱۹: اہل سنت اور اہل تشیع کی کتب کے حوالے سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے فرامین۔ فصل ۲۰: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے اشعار۔ فصل ۲۱: حریم امامت کا دفاع اور حضرت علیؑ کی نصرت۔ فصل ۲۲: خطبہ عیادت اور فدک۔ فصل ۲۳: خطبہ فدک کی اسناد۔ فصل ۲۴: خطبہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں بزرگان کے اقوال۔ فصل ۲۵: طبے کا موضوع اور خطبہ دینے کا اہم مقصد۔ فصل ۲۶: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے خطبہ دینے کا مقصد اور محرک۔ فصل ۲۷: ہجرتِ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ فصل ۲۸: اللہ تعالیٰ کے حکم سے ازدواج فاطمہؑ۔ فصل ۲۹: اپنے شوہر حضرت علیؑ کے ساتھ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نیک اخلاق۔ فصل ۳۰: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے اموال اور صدقات۔ فصل ۳۱: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی مظلومیت اور آپؑ پر ہونے والے مظالم۔ فصل ۳۲: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی مدت عمر۔ فصل ۳۳: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شہادت کا سبب اور کیفیت۔ فصل ۳۴: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زیارت وتحیت۔ فصل ۳۵: اشعار میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مصائب۔ فصل ۳۶: قیامت کے دن حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقام ومنزلت۔ فصل ۳۷: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد۔ فصل ۳۸: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ذریت پر آتش جہنم کا حرام ہونا۔ فصل ۳۹: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خادمہ۔ فصل ۴۰: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں لکھی گئی کتابیں۔

کتاب کے منابع

اس کتاب کی تالیف میں مؤلف نے بہت سی قدیم وجدید کتابوں سے استفادہ کیا ہے اور مختلف کتابوں سے اقوال اور آراء نقل کرنے کے سلسلے میں کسی قسم کے تعصب سے کام نہیں لیا اور محققین کی آراء کو کھلے دل سے لکھا ہے اور اُن پر اپنا تبصرہ نہیں کیا۔ اگرچہ یہ کتاب تحقیقی اور تحلیلی پہلو نہیں رکھتی، لیکن موضوعات کے تنوع ،جدت اور جامعیت کی وجہ سے ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ اس کتاب کا فارسی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے لیکن دوسری زبانوں کے علاوہ اُردو میں کوئی ترجمہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ (رحمانی ہمدانی، احمد، فاطمۃ الزہراء بہجۃ قلب المصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم، تہران، منیر، 1378ش)

الموسوعة الکبریٰ عن فاطمة الزهراء علیها السلام (۲۵جلد)

اسماعیل انصاری زنجانی خوئینی

ناشر: دلیلِ ما، قم، سال اشاعت: ۱۴۲۸ھ، زبان: عربی

"اَلْموسوعَةُ الْکُبْری عَنْ فاطمَة الزّهراء علیهاسلام" ۲۵ جلدوں پر مشتمل عربی زبان میں حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے میں ایک ضخیم کتاب ہے۔ جس کے مؤلف اسماعیل انصاری زنجانی ہیں۔ اس کتاب کی تالیف کا آغاز حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ کو کیا گیا ہے جس کو مکمل کرنے پر تقریباً بیس سال لگے ہیں۔ اس کتاب میں حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ مؤلف نے اس کتاب کی تالیف میں تیس ہزار سے زیادہ کتابوں کی طرف رجوع کیا ہے۔ اس دائرۃ المعارف میں حضرت زہراء سلام اللہ علیہا سے متعلق موضوعات کی بنیاد پر مطالب و مضامین کو ترتیب دیا گیا ہے اور اس کتاب کو تین اہم حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

الف: حضرت زہراء سلام اللہ علیہا اس عالم سے پہلے۔ ب: حضرت زہراء سلام اللہ علیہا اس عالم میں۔ ج: حضرت زہراء سلام اللہ علیہا اس عالم کے بعد۔

اس کتاب کی تالیف کے لئے کتابخانہ آیت اللہ مرعشی نجفی قم، کتابخانہ آستان قدس رضوی مشہد، کتابخانہ آیت اللہ گلپایگانی قم، مدرسہ باقر العلوم قم اور مشہد و تہران کے دوسرے کتابخانوں کی قلمی اور مطبوعہ کتابوں سے استفادہ کے علاوہ کتابخانہ سلطانیہ استانبول، کتابخانہ ظاہریہ دمشق اور کتابخانہ عبدالعزیز مدینہ کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔

مضامین کتاب

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے اس کتاب کے مضامین اور مطالب کو تین بنیادی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مؤلف نے مقدمہ کتاب میں حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے کچھ مسائل و مطالب پانچ حصوں میں ذکر کئے ہیں۔

فہرست کتاب

جلد ۱: اس عالم سے پہلے حضرت فاطمہؑ کی خلقت۔ جلد ۲: از ولادت تا ازدواج۔

جلد ۳: ازدواج (۱)۔ جلد ۴: ازدواج (۲)۔

جلد ۵: ولادت اولاد۔ جلد ۶: اولاد حضرت فاطمہؑ (۱)۔

جلد ۷: اولاد حضرت فاطمہؑ (۲)۔

جلد ۸: حضرت فاطمہؑ کے اپنے والد گرامی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ گزرے حالات۔

جلد ۹: حضرت فاطمہؑ اپنے والد کے اصحاب کے ہمراہ حالات۔

جلد ۱۰: والد گرامی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رحلت سے لے کر شہادت تک کے حالات۔

جلد ۱۱: والد گرامی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رحلت سے لے کر شہادت تک کے حالات (۲)۔

جلد ۱۲: فدک۔ جلد ۱۳: غصب حق فاطمہ و خطبہ فدکیہ۔ جلد ۱۴: بعد پدر گرامی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تا شہادت۔ جلد ۱۵: شہادت (۱)

جلد ۱۶: شہادت (۲) جلد ۱۷: حضرت فاطمہ کی ذاتی زندگی کی تفصیل۔

جلد ۱۸: ذاتی خصوصیات (۱)۔ جلد ۱۹: ذاتی خصوصیات (۲)۔

جلد ۲۰: حضرت فاطمہؑ کے محبین اور دشمنان۔ جلد ۲۱: اوصاف اختصاصی۔

جلد ۲۲: اوصاف اختصاصی (۲)۔ جلد ۲۳: کتابشناسی حضرت فاطمہؑ۔

جلد ۲۴: فاطمہ زہراءؑ اس عالم کے بعد۔

جلد ۲۵: فہارس (آیات، اعلام، اماکن، وقایع و ایام)۔

اشاعت کتاب: یہ کتاب پہلی بار ۱۴۲۸ھ میں قم کے اشاعتی ادارے ”انتشارات دلیل ما“ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔

مسند فاطمة الزهراء

جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ)

تصحیح وتعلیق: خادم العلماء الحافظ عزیزبیک

ناشر: مطبعة العزیزیة، شاہ علی بندہ، حیدر آباد، الهند، الطبعة الاولی ۱۴۰۶ھ، زبان: عربی

معروف اہل سنت عالم دین جلال الدین سیوطی کی یہ کتاب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں روایات اور احادیث پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں ۲۸۴ روایات اور احادیث جمع کی گئی ہیں، جن میں روایات کا تکرار بھی ہے۔ اس کتاب میں خود حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے منقول روایات کی تعداد ۲۴ ہے۔ کتاب کی دوسری روایات حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت فاطمہؑ کے تعلق کے بارے میں یا رسول اکرم ﷺ اور اہل بیت اطہارؑ کے درمیان تعلق کے بارے میں ہیں۔ اسی طرح کچھ روایات حضرت فاطمہؑ کے اعمال اور خصائص کے بارے میں ہیں۔ چند ایک روایات وضعی اور موضوع سے غیر متعلق ہیں۔

مؤلف کتاب

امام جلال الدین السیوطی علمی دنیا کے لئے ایک آشنا چہرہ ہیں۔ وہ ایرانی الاصل ہیں، اُن کے والد قاضی تھے اور شافعی مذہب کی نمایاں شخصیات میں تھے۔ اصل نام عبد الرحمان، کنیت ابو الفضل، لقب جلال الدین اور عرف ابن کتب تھا۔ وہ ایک مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔آپ کی کثیر تصانیف ہیں، آپ کی کتب کی تعداد ۵۰۰ سے زائد ہے۔ تفسیر جلالین اور تفسیر درمنثور کے علاوہ قرآنیات پر الاتقان فی علوم القرآن علما میں کافی مقبول ہے اس کے علاوہ تاریخ اسلام پر تاریخ الخلفاء مشہور ہے۔

مآخذ کتاب

اس کتاب کے مآخذ میں صحاح ستہ کے علاوہ دوسری اُنیس کتابیں شامل ہیں۔ جن میں بعض اہم کتابوں کے نام یہ ہیں: ۱۔ مستدرک حاکم، ۲۔ حلیة الاولیاء ابونعیم، ۳۔الکامل ابن عدی، ۴۔التاریخ خطیب بغدادی، ۵۔جامع الکبیر طبرانی، ۶۔ سنن دار قطنی، ۷۔ سنن کبری بیہقی، ۸۔ کنزالعمال کراجکی، ۹۔ مجمع الزوائد ہیثمی۔ ۱۰ دلائل النبوۃ بیہقی، ۱۱۔المصنف عبدالرزاق، ۱۲۔الضعفاء عقیلی، ۱۳۔ السنن الکبری بیہقی جلال الدین سیوطی نے اس کتاب کو ”مسند“ سے زیادہ حضرت سیدۃ النساء العالمین کے بارے میں ایک کشکول کی مانند لکھا ہے۔ اس کتاب میں کوئی خاص نظم اور ترتیب موجود نہیں ہے۔

”مسند فاطمۃ الزہراء“ کے اہم ترین عناوین:

۱۔ چند سوروں کی قرائت کا ثواب، ۲۔ شر اُمت کا ذکر، ۳۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا، ۴۔ جمعہ کے دن دعا کا خاص اوقات ۵۔ بین الطلوعین میں بیداری ۶۔فردی حق کے بارے میں روایت، ۷۔ حضرت فاطمہ سے پیغمبر ﷺ کا وعدہ، ۸۔ پیغمبر ﷺ سے سب سے پہلے ملحق ہونے کا وعدہ۔ ۹۔ سیدۂ نساء العالمین کی روایت، ۱۰۔ حضرت علیؑ کے بارے میں روایت، ۱۱۔ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں روایت، ۱۲۔ نیند کے وقت کی دعا، ۱۳۔اخلاق مومن، ۱۴۔جنت ماؤں کے پاؤں کے نیچے ہے، ۱۵۔ پیغمبر ﷺ کے ساتھ مشرکین کے ملنے کے بارے

میں واقعہ، حضرت پیغمبر اکرم ﷺ اور حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے متعلق روایات، ۱۶۔ہر غزوہ اور سفر کے بعد آنحضرتؐ کا حضرت فاطمہؑ سے ملنا، ۱۷۔ صبح و شام کی دعا، ۱۸۔ پانچ جبرائیلی کلمات، زیورات سے حضرت فاطمہؑ کی نہی، ۱۹۔خادمہ کے بدلے دعائیں اور تسبیحات، ۲۰ ۔حضرت فاطمہؑ کو پیغمبر ﷺ کا چومنا، ۲۱۔حضرت فاطمہؑ کا پیغمبر ﷺ کے لئے عزاداری کرنا، ۲۲۔حضرت فاطمہؑ کا رحلت پیغمبر ﷺ سے پہلے آپؐ سے کلام کرنا، ۲۳۔حضرت فاطمہؑ کا اپنی اولاد کے ساتھ پیغمبر ﷺ کے حضور حاضر ہونا، ۲۴۔اپنے سے پہلے پیغمبر کے ساتھ ہر پیغمبر کی مدت تبلیغ کا تعلق، ۲۵۔حضرت علیؑ اور فاطمہؑ کی ازدواج سے متعلق روایات، ۲۶۔ازدواج کا حکم الٰہی سے انجام پانا، ۲۷۔حضرت علیؑ کا محبوب ترین اہل بیتؑ ہونا، ۲۸۔حضرت علیؑ کا بہترین شوہر ہونا، ۲۹۔فاطمہؑ محبوب تر اور علیؑ عزیزتر ہیں، ۳۰۔علیؑ برگزیدہ خدا ہیں، ۳۱۔حضرت فاطمہؑ اور حضرت ابوبکر، ۳۲۔مطالبۂ میراث، ۳۳۔سہم ذوی القربی، ۳۴۔بستر بیماری پر حضرت ابوبکر کا حضرت فاطمہؑ کی عیادت کرنا، ۳۵۔حضرت فاطمہؑ اور حضرت عمر، ۳۶۔قصویٰ کی سواری ۳۷۔حضرت فاطمہؑ کا صراط سے عبور اور آنکھیں نیچی کرنے کا حکم، ۳۸۔آگ کا حضرت فاطمہؑ پر حرام ہونا، ۳۹۔بہترین زنان اور بہشت کی عورتوں کی سردار، ۴۰۔سب پہلے جنت میں جانے والی خاتون، ۴۱۔فرشتوں کا حضرت فاطمہؑ اور حسنین کی سیادت کی بشارت دینا، ۴۲۔پیغمبر ﷺ حضرت فاطمہؑ کی اولاد کے باپ ہیں، ۴۳۔پیغمبر ﷺ، علیؑ اور فاطمہؑ کے علاوہ مسجد کی طرف سب کے دروازوں کے بند ہونے کا حکم، ۴۴۔مہدی از اولاد فاطمہؑ، ۴۵۔فاطمہؑ پارۂ تن پیغمبر ﷺ، ۴۶۔پیغمبر ﷺ کی رحلت کے بعد فاطمہ، باپ کی پہلی مہمان، ۴۷۔فاطمہؑ کا معنی، ۴۸۔فاطمہؑ میوہ بہشت، ۴۹۔فاطمہؑ کے غضب اور رضایت میں خدا کا غضب اور رضایت، ۵۰۔ذریت فاطمہؑ پر عذاب کا نہ ہونا، ۵۱۔حضرت فاطمہؑ کی گھریلو زندگی، ۵۲۔حضرت فاطمہؑ کے فرزند جنت کے سردار، ۵۳۔سب سے پہلے جنت جانے والے، ۵۴۔آل ابراہیم پر صلوات، محبان اہل بیتؑ، ۵۵۔حدیث کساء اور اہل بیتؑ،۵۶۔پیغمبر ﷺ اور علیؑ میں برادری کا رشتہ، ۵۷۔پیغمبر ﷺ کا علیؑ و فاطمہؑ کو بیدار کرنا،۵۸۔حضرت فاطمہؑ کے مہریہ سے متعلق احادیث، ۵۹۔حضرت فاطمہؑ کی کنیز۔۔۔۔الخ

اسی طرح اس کتاب میں کچھ مجعول اور وضعی احادیث بھی ہیں۔ جن کو بعض محققین نے مشخص کیا ہے۔ اگرچہ اس کتاب میں بہت سی احادیث اہل بیت اطہارؑ کے موقف کی تائید کرتی ہیں اور بہت سے حقائق کو روشن کرتی ہیں، لیکن اس کے باوجود بعض موضوعات سے متعلق وضعی روایات اور حق و باطل کو مخلوط کرنے دینے والے مطالب کی وجہ سے اس کتاب کی اہمیت کم ہوئی ہے۔ البتہ یہ کتاب اہل تحقیق کے لئے ایک عمدہ ماخذ سمجھی جاتی ہے۔

مسند فاطمۃ الزھراء

عزیزاللہ عطاردی (متوفی ۱۳۹۳ شمسی)

ناشر: انتشارات عطارد، تہران، تاریخ اشاعت: ۱۴۱۲ھ زبان: عربی

"مُسنَدُ فاطمۃ الزّہرا علیہا السلام" احادیث پر مشتمل عربی زبان میں لکھی گئی اس کتاب کے مؤلف عزیز اللہ عطاردی ہیں۔ اس کتاب میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں اور آپؑ سے منقول روایات کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب تین فصلوں میں مرتب کی گئی ہے جن میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی حیات مبارکہ اور فضائل پر مبنی روایات نقل کی گئی ہیں۔

عزیزاللہ عطاردی (۱۳۰۷-۱۳۹۳ شمسی) بہت سی کتابوں کے مولف ہیں۔ جن میں حدیث، تاریخ و جغرافیا، لغت شناسی و فہرست نگاری جیسے موضوعات شامل ہیں۔ اُن کی پیدائش ایران کے شہر قوچان میں ہوئی ہے اور اُنہوں نے حوزہ ہای علمیہ قوچان، مشہد، تہران و نجف اشرف میں اپنی دینی تعلیم مکمل کی ہے۔ عزیز اللہ عطاردی نے چند مَسانید اہل بیتؑ کی اشاعت کی سعادت حاصل کی ہے۔

کتاب کے مضامین اور مطالب

یہ کتاب تین فصلوں میں مرتب کی گئی ہے:

پہلی فصل: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی حیات، زندگانی، فضائل و مناقب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کے واقعات پر مشتمل ہے۔

دوسری فصل: اصول، سنن واحکام کے بارے میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے منقول روایات پر مشتمل ہے۔

تیسری فصل: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت کرنے والے راویوں کے مختصر حالات پر مشتمل ہے۔

کتاب کی اشاعت اور ترجمہ

"مسند فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا" پہلی بار ۱۴۱۲ھ میں تہران میں چھپی ہے جسے "انتشارات عطارد" نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کا فارسی ترجمہ محمد رضا عطائی نے کیا ہے اور یہ ترجمہ بھی ۱۳۸۶ شمسی میں "انتشارات عطارد" نے ہی شائع کیا ہے۔ (عطاردی، عزیز اللہ، مسند فاطمۃ الزہراء، تہران، عطارد، ۱۴۱۲ھ)

بیت الاحزان فی مصائب سیدۃ النّسوان

شیخ عباس قمی (متوفی ۱۳۵۹ھ)

ناشر: دار التعارف للمطبوعات، بیروت لبنان، سال: ۱۹۹۸ء

موضوع: سیرت و تاریخ حضرت فاطمہؑ، زبان: عربی

کتاب "بیت الاحزان" معروف شیعہ محدث شیخ عباس قمیؒ کی عربی تالیف ہے جو حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی مبارک زندگی کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ شیخ عباس قمی کا شمار ہمارے کثیر التالیف علماء میں ہوتا ہے، اُن کی تقریباً ۶۳ تالیفات ہیں۔ یہ کتاب بھی اپنی دوسری تالیفات کی طرح شیخ عباس قمیؒ نے مستند روش کے مطابق لکھی ہے۔ شیخ عباس قمیؒ نے اس سے پہلے "مفاتیح الجنان"، "سفینۃ البحار" اور "نفس المھموم" وغیرہ جیسی شہرہ آفاق کتب لکھی ہیں۔ اُن کی عربی و فارسی کتابوں میں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے میں یہ کتاب ایک اہم اضافہ سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب میں شیخ تحلیل و تجزیہ کے بجائے فقط شیعہ و سنی منابع سے مستند، موثق اور معتبر احادیث نقل کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں اور بعض موقعوں پر احادیث کی سند کے لحاظ سے تحقیق بھی انجام دیتے ہیں۔ اس کتاب کا مکمل نام "بیت الاحزان فی مصائب سیدۃ النّسوان" ہے۔ "بیت الاحزان" وہ کمرہ تھا جو حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے قبرستان بقیع میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے بنایا تھا جس میں بیٹھ کر بی بی دو عالم اپنے بابا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں اُن کے بعد پیش آنے والے مصائب پر گریہ کرتی تھیں۔ تاکہ مدینہ کے دوسرے لوگ بی بی کے رونے اور گریہ کرنے سے پریشان نہ ہوں۔ بیت الاحزان در حقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اہل بیت رسولؐ پر وارد ہونے والے جانگداز مصائب کا استعارہ ہے کہ جو اس دور میں مسلمانوں کے خاندان رسولؐ کے ساتھ ناروا سلوک کو ظاہر کرتا ہے۔

مضامین کتاب:

اگرچہ شیخ عباس قمیؒ نے قدیم طرز تحریر کے مطابق یہ کتاب بغیر کسی اصلی سرخی اور ذیلی سرخی کے لکھی ہے، لیکن فارسی اور اردو مترجمین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اس کے مضامین کو مناسب عناوین کے ساتھ لکھا ہے جس کی وجہ سے اس کے ابواب و فصول کی ترتیب سامنے آ گئی ہے جس کے مطابق اس کتاب کے عناوین کچھ یوں ہیں:

پہلا باب: حضرت فاطمہؑ کی ولادت اور اسماء اور کنیت کے بارے میں ہے۔

دوسرا باب: حضرت فاطمہؑ کے فضائل و مناقب، زہد اور عبادت کے متعلق ہے۔

تیسرا باب: رحلت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سقیفہ کے واقعات اور مصائب فاطمہؑ کے بارے میں ہے۔

چوتھا باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت اور فراق میں بی بی کے غم و اندوہ، بی بی کی وصیت تجہیز و تکفین اور آخری ایام کی تفصیل پر مشتمل ہے۔

بیت الاحزان کے فارسی اور اُردو ترجمے

اس کتاب کے فارسی اور اُردو زبان میں کئی ترجمے کئے گئے ہیں:

۱۔ رنج ہا و فریادہای فاطمہ سلام اللہ علیہا؛ ترجمہ محمد محمدی اشتہاردی، سال ۱۳۶۹ شمسی مقدمہ از آیت اللہ مکارم شیرازی۔

۲۔ خانہ غم: شرح زندگانی فاطمہ زہرا؛ ترجمہ احمد رضا احمدی، ۱۳۷۳ شمسی

۳۔ ہمراہ با حضرت زہرا در سرای غم ہا؛ ترجمہ ولی فاطمی، ۱۳۷۷ شمسی

۴۔ کلبہ احزان؛ ترجمہ محمد باقر محبوب القلوب، ۱۳۷۹ شمسی

۵۔ فاطمہ در سوگ عدالت؛ علی کرمی، ۱۳۸۱ شمسی

۶۔ غم خانہ فاطمہ زہرا؛ ترجمہ محمد رضا حسن زادہ طباطبائی، ۱۳۸۲ شمسی

۷۔ غم سرای حضرت زہرا؛ مترجمان: لطیف و سعید راشدی، ۱۳۸۷ شمسی

۸۔بر فاطمہ زہرا چہ گذشت؟؛ ترجمہ جواد قیومی اصفہانی، ۱۳۸۸ شمسی
۹۔شرح زندگانی حضرت زہرا(س) از ولادت تا شہادت؛ ترجمہ مجتبی خورشیدی، ۱۳۹۰ شمسی

اردو ترجمہ

اس کتاب کا اردو ترجمہ، "بیت الاحزان" ہی کے نام سے شائع ہوا ہے جس کے مترجم محمد حسن جعفری ہیں اور جسے کراچی کے ادارے "حسن علی بکڈپو" نے ۲۰۰۳ء میں شائع کیا ہے۔

مأساة الزهراء علیها السلام (۲ جلد)

(شُبهَات وَ رُدُود)

سید جعفر مرتضی عاملی

ناشر: دار السیرة، لبنان، تاریخ طباعت ۱۴۱۸ ھ، موضوع: حضرت زہراء سلام اللہ علیہا، زبان: عربی

کتاب "**مَأساةُ الزّهراء(س)، شُبَهات و رُدود**" حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی زندگی کے آخری ایام میں رونما ہونے والے واقعات کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں بی بی دوعالم پر زندگی کے آخری ایام میں واقع ہونے والے مصائب اور شہادت کے متعلق اُٹھائے جانے والے سوالات اور شبہات جواب کا دیا گیا ہے۔

مؤلف کتاب

علامہ سید جعفر مرتضی عاملی مشہور معاصر دینی محقق اور مؤرخ ہیں کہ جن کی بہت سی علمی و تحقیقی کتابیں منظر عام پر آ کر دنیائے علم و تحقیق میں اپنا نام پیدا کر چکی ہیں۔ اُن کی سب سے اہم کتاب "**الصحیح من سیرة النبی الاعظم**" ہے جو ۳۵ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ سید جعفر مرتضٰی عاملی لبنان کے علاقے جبل عامل میں پیدا ہوئے ہیں اور اُنہوں نے دینی تعلیم کے اعلیٰ مراحل حوزہ علمیہ قم اور نجف اشرف میں طے کئے ہیں۔

اس کتاب کو تالیف کرنے کا سب سے بڑا محرک جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شہادت اور مصائب کے بارے میں حالیہ سالوں میں پیدا ہونے والے شبہات ہیں کہ جو نہ صرف دنیائے تسنن میں بلکہ وہابی نظریات کی ترویج کی وجہ سے دنیائے تشیع کے بعض حلقوں میں بھی پیدا ہوئے ہیں۔ سید جعفر مرتضٰی عاملی نے انہی شبہات کو مد نظر رکھ کر ۲ جلدوں میں "**ماساة الزهراء**" تالیف کی ہے۔ اس دو جلدی کتاب کے بعد اُنہوں نے ایک اور کتاب بھی دو جلدوں میں تحریر کی ہے جس کا نام "**خلفیات ماساة الزهراء**" ہے جو اسی کتاب کا تکملہ ہے۔

مضامین کتاب

مؤلف نے اس کتاب کی پہلی جلد میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مناقب و فضائل ذکر کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کو جن دردناک واقعات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا، ان کی تفصیل بیان کی ہے اوران سب حالات وواقعات کا تاریخی تحلیل و تجزیہ کیا ہے۔ مؤلف نے تین ابواب اور سترہ فصلوں میں حضرت فاطمہؑ کو ضرب واہانت کا نشانہ بنانے، دروازے کے پیچھے آنے، دروازے کے اصل وجود،، دروازے میں میخ کے ہونے، محسن بن علی کے سقط، اور دروازہ کو آگ لگائے جانے جیسے موضوعات کے بارے تاریخی حقائق ذکر کئے ہیں۔

کتاب کی دوسری جلد میں اُن روایات، اشعار، آثار کو شیعہ و سنی مستند کتب سے پیش کیا گیا ہے جن سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اہانت اور شہادت ثابت ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ کتاب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شہادت کے بارے میں اُٹھائے گئے تمام شبہات کا جواب ہے۔

ابواب کتاب پر ایک نظر

باب اول: مظلومیت زہرا(سلام اللہ علیہا)

فصل اول- مقام و عصمت زہرا(سلام اللہ علیہا)

فصل دوم-حضرت زہرؑااور علم غیب

فصل سوم- قابل مذمت کوشش اور کتاب سلیم بن قیس پر تنقیدی نظر

فصل چہارم- شیخ مفید کا نظریہ

فصل پنجم- علامہ محمد حسین کاشف الغطاء و سید عبدالحسین شرف الدین کا نظریہ

فصل ششم- محبت و احترام زہرا سلام اللہ علیہا

فصل ہفتم- فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دروازہ کیوں کھولا؟

فصل ہشتم- ادھر، اُدھر سے

فصل نہم- دروازے میں میخ کا قصہ

باب دوم: متون و آثار

فصل اول- مظلومیت زہرا(سلام اللہ علیہا) عرب شعراکے شعر میں

فصل دوم- مظلومیت زہرا(س) احادیث معصومینؑ میں

فصل سوم- مظلومیت زہرا(سلام اللہ علیہا)) مذہبی ودینی مناظرات میں

فصل چہارم-جناب محسن متون و آثار میں

فصل پنجم- محدثان و مؤرخیں کی نظر

باب سوم: زمانہ رسول خداﷺ میں مدینہ کے دروازے۔

فصل اول- زمانہ رسول خداﷺ میں مدینہ کے دروازے۔

فصل دوم- کعبہ اور مکہ کے گھروں کے دروازے۔

فصل سوم-فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہاکے گھر کو آگ لگانے کااقدام۔

فارسی ترجمہ :اس کتاب کا فارسی ترجمہ محمد سپھری نے **"رنج ہای حضرت زھراء علیہاالسلام"** کے نام سے کیا ہے جو کئی بار شائع ہوچکا ہے۔

فدك في التاريخ

آیت اللہ سید محمد باقر صدر شہید (متوفی ۱۴۰۰ھ)

ناشر : دارالتعارف للمطبوعات بیروت لبنان تاریخ اشاعت ۱۴۱۰ھ زبان : عربی

موضوع : واقعہ فدک

عربی زبان میں لکھی جانے والی کتاب "فدک فی التاریخ" آیت اللہ محمد باقر الصدر شہید کی ایک اہم تالیف ہے جس میں وہ تاریخ اسلام کے ایک اہم مسئلے کی وضاحت کرتے ہیں۔ اس کتاب کے مضامین پانچ فصلوں پر مشتمل ہیں جن میں پیغمبر اسلامﷺ کے بعد حضرت فاطمہؑ کے حالات، خلیفہ وقت کے ساتھ اپنے والد کی میراث کے متعلق اُن کی گفتگو کو ذکر کیا جاتا ہے اور پھر باغ فدک کا جغرافیائی اور سیاسی تاریخچہ بیان کیا جاتا ہے اور اس سرزمین کی معنوی اور مادی قدرومنزلت کی وضاحت کی جاتی ہے۔ درحقیقت اس کتاب میں شہید صدرؒ نے فدک کی مکمل

تاریخ رقم فرمائی ہے،اور کس طرح پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بیٹی کو یہ جائداد ہبہ فرمائی اور حکومت وقت نے کن حیلوں اور مکاریوں کے ذریعہ شہزادی کونین سلام اللہ علیہا کو ایک من گھڑت حدیث کا سہارا لے کر اس سے محروم کر دیا، لہٰذا شہید صدرؒ نے خلیفہ اول کے دور سے لے کر بنی عباس اور بنی فاطمہ کے دور تک فدک کی پوری تاریخ کو بڑی وضاحت اور مستحکم تاریخی دلائل کے ساتھ رقم کیا ہے، کہ یہ جائداد کس کس کے ہاتھ میں رہی، اور کس طرح اولاد زہرا سلام اللہ علیہا ہر دور میں اس سے محروم رکھی گئیں۔

مؤلف کتاب

آیت اللہ سید محمد باقر الصدر ۱۳۵۳ھ میں عراق کے علمی اور دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اُن کا شمار عراق کے مراجع تقلید، مفکرین شیعہ ،اور سیاسی طور پر متحرک شخصیات میں ہوتا ہے۔ اُنہوں نے مراجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ سید ابولقاسم خوئیؒ سے کسب فیض کیا اور ۲۰ سال کی عمر سے پہلے درجہ اجتہاد پر فائز ہوگئے۔ جس کے بعد اُنہوں نے حوزہ علمیہ نجف میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اُن کی اہم کتابوں میں فلسفتنا، اقتصادنا، دروس فی علم الاصول بہت مشہور ہیں۔

کتاب ''فدک فی التاریخ'' تاریخی تحلیل و تجزیہ پر مبنی ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کو ہر قسم کے مذہبی تعصب سے دور رہ کر لکھا گیا ہے۔ شہید صدرؒ کی نظر میں مسئلہ فدک، مالکیت فدک کے بارے میں اختلاف سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ایک مکمل سیاسی مسئلہ ہے لہٰذا وہ اس کتاب میں اس مسئلہ کے سیاسی پہلوؤں کو ذکر کرتے ہیں۔

آیت اللہ باقر الصدرؒ کتاب کے مختصر مقدمے میں لکھتے ہیں: جو کچھ آپ کے سامنے ہے یہ اُس فرصت کا نتیجہ ہے جو حوزہ علمیہ نجف اشرف میں تعطیلات کے دنوں میں مجھے ملی ہے۔ میں نے اس فرصت کو غنیمت جانا اور اسے تاریخ اسلام کے ایک اہم مسئلے کی تحقیق کے لئے مختص کر دیا۔ یہ تاریخی مسئلہ فدک اور حضرت فاطمہ الزھراءؑ اور خلیفہ اول کے درمیان پیش آنے والے اختلاف سے متعلق ہے۔ بہر حال میں ان دنوں کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ایک نتیجے پر پہنچا اور میرے ذہن میں تدریجاً اس سلسلے میں کچھ افکار آنے لگے جنہیں میں نے پراگندہ اوراق پر محفوظ کر دیا۔ یہاں تک کہ میں نے فدک سے متعلق ان اسناد و منابع کا مطالعہ شروع کر دیا۔ تاکہ پھر ان یادداشتوں کو ایک تحقیق کی بنیاد بنا سکوں۔ اس طرح اس کی کچھ فصلیں مرتب ہو گئیں اور ایک چھوٹا سا رسالہ بن گیا۔ لیکن میں نے اسے اپنی ضرورت کے لئے محفوظ کر دیا۔۔۔اسی دوران ایک دوست کے مشورے پر یہ کتاب شائع ہونے کے لئے اس کے سپرد کر دی گئی۔

مضامین کتاب

یہ کتاب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے:

۱۔(عَلی مَسْرَحِ الثّورَۃ): انقلابی مناظر یعنی اس فصل میں شہید صدرؒ رحلت پیغمبر ﷺ کے بعد حضرت فاطمہؑ کے قیام کو ایک انقلاب قرار دیتے ہیں کہ جو اپنی تمام تر وسعت کے ساتھ تاریخ میں ثبت ہو چکا ہے۔ اس فصل میں اسی انقلاب کی منظر کشی کی گئی ہے۔

۲۔(فَدَكُ بِمَعْناهَا الْحَقیقی وَ الرّمْزی) فدک کا حقیقی مفہوم اور راز۔ یہ فصل فدک کا جغرافیہ اور سیاسی تاریخچہ بیان کرتی ہے اور خلفا اور خاندان اہل بیتؑ کے درمیان اس کے ردوبدل کی تفصیل بیان کرتی ہے۔

۳۔(تاریخُ الثّوْرَۃ) تاریخ انقلاب اس فصل کا عنوان ہے جس میں شہید صدرؒ حضرت علیؑ کے ساتھ خلفا کی سیاسی رقابت کا تذکرہ کرتے ہیں اور اسی رقابت کے نتیجے میں بنی اُمیہ کی خلافت کے لئے جو راستہ ہموار کیا جاتا ہے، اس کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

۴۔(قبَسات مِنَ الْکَلام الْفاطِمی) یعنی کلام فاطمہؑ سے اقتباسات۔ اس فصل میں حضرت فاطمہؑ کے خطبے کا تحلیل و تجزیہ کیا جاتا ہے۔

۵۔(مَحْکَمَۃُ الْکِتاب) مقدمہ فدک۔ اس میں ولایت کے دفاع کے لئے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے قرآنی استدلال کی تشریح کی جاتی ہے۔

کتاب کا اُردو ترجمہ

اس کتاب کا اردو ترجمہ شہید کے شاگرد رشید علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم نے کیا ہے۔ ہند و پاک میں یہ کتاب متعدد بار شائع ہو کر منظر عام پر آئی اور مؤمنین نے اس علمی و تحقیقی سرمایہ سے خوب استفادہ کیا۔

اتحاف السائل بما لفاطمة من المناقب و الفضائل

محمد بن عبداللہ اکراوی قلقشندی الشافعی (متوفای ۱۰۳۵ھ)

تحقیق: محمد کاظم الموسوی

ناشر: مجمع جہانی تقریب مذاہب اسلامی تہران، طباعت: ۲۰۰۶ء، زبان: عربی موضوع: مناقب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

"إتحافُ السّائل بِما لِفاطمة مِنَ المَناقب وَ الفَضائل" حضرت فاطمہ علیہاالسلام کی زندگی اور مناقب کے بارے میں ایک مختصر سی کتاب ہے جو ۱۱ ویں ہجری کے اہل سنت عالم دین محمد بن عبداللہ قلقشندی الشافعی کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سوانح حیات، ولادت، خصوصیات کے بارے میں منقول روایات کو جمع کیا گیا ہے۔

مؤلف کتاب

مؤلف ایک شافعی عالم دین ہیں کہ جو ۹۷۵ھ میں حجاز کے علاقے "اکرا" میں پیدا ہوئے ہیں اور قاھرہ کے ایک گاؤں "قلقشندہ" میں سکونت پذیر تھے۔ علمائے رجال کے مطابق وہ ایک واعظ اور تفسیر و حدیث سے آگاہ عالم تھے۔ اُنہوں نے تقریباً ۱۳۰ اساتذہ سے کسب فیض کیا ہے اُنہوں نے بہت سی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں جن میں شرح جامع صغیر سیوطی، شرح الفیہ اور اتحاف السائل مشہور ہیں۔

روش تالیف

مؤلف اس کتاب میں احادیث بیان کرتے ہوئے فقط حدیث کے آخری راوی کو ذکر کرتے ہیں اور پورا سلسلہ سند نقل نہیں کرتے، اسی طرح وہ حدیث کے ماخذ کو بھی ذکر نہیں کرتے۔ لیکن مصحح نے حواشی میں کتاب میں ذکر ہونے والی تمام احادیث کے ماخذ تفصیل کے ساتھ ذکر کئے ہیں۔ البتہ اُنہوں نے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی شہادت کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھا۔

کتاب کے مظامین

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ ان ابواب میں اجمال کے ساتھ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سوانح حیات اور مناقب کو ذکر کیا گیا ہے:

باب اول: حضرت فاطمہؑ کی ولادت، آپؑ کے اسمائے گرامی کی وجہ تسمیہ اور پیغمبر اسلام ﷺ کی آپ سے محبت۔

باب دوم: حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کی شادی اور جہیز کا بیان۔

باب سوم: حضرت فاطمہؑ کے مناقب و فضائل کے بارے میں پنچاہ احادیث۔

باب چہارم: دوسروں کی نسبت حضرت فاطمہؑ کی خصوصیات اور فضیلتیں۔

باب پنجم: حضرت فاطمہؑ سے منقول روایات اور اشعار۔

کتاب کے مقدمے میں تین خطی نسخوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن کی بنا پر جدید تحقیق کے ساتھ اس کتاب اشاعت انجام پائی ہے:

۱۔ پہلا خطی نسخہ کہ جو عبداللطیف عاشور کی تحقیق کے مطابق عبدالرؤوف مناوی سے منسوب ہے۔

۲۔ دانشگاہ زیتونہ تونس کے کتابخانہ احمدیہ میں موجود خطی نسخہ

۳۔ نسخہ دارالکتب المصریہ

منبع: (قلقشندی، محمد بن عبد اللہ، اتحاف السائل بما لفاطمة من المناقب و الفضائل، تحقیق محمد کاظم موسوی، تہران، مجمع جہانی تقریب مذاہب اسلامی، ۱۴۲۷ھ)

حیاۃ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء

باقر شریف قرشی (متوفی ۱۴۳۳ھ)

ناشر: دار الذخائر الاسلامیہ طبع: ۱۳۸۵ شمسی ، زبان: عربی، موضوع: فاطمہ زہراء

کتاب "حیاۃُ سَیّدَۃ النّساء فاطمَۃ الزّہراء دراسۃ و تحلیل" حضرت فاطمہؑ کے بارے میں عربی زبان میں لکھی ہے۔ جس کے مؤلف معروف عراقی مصنف اور محقق باقر شریف قرشی مرحوم ہیں۔

مؤلف کتاب

باقر شریف قرشی ۱۳۴۴ھ میں نجف اشرف میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد شیخ شریف نجف کے علما میں سے تھے۔ اُن نے اپنی تعلیم کا آغاز نجف اشرف کے علمائے کرام سے کیا اُن کے مشہور ترین اساتذہ میں آیت اللہ العظمی سید ابو القاسم خوئیؒ ہیں کہ جن سے اُنہوں تقریباً بیس سال تک کسب فیض کیا ہے۔ علامہ قرشی نے متعدد کتاب تالیف کی ہیں جن میں سیرت معصومینؑ سے متعلق اُن کی تالیفات کا سلسلہ بہت مقبول ہوا ہے۔

مضامین کتاب

علامہ قرشی نے کتاب کے مفصل مقدمے میں لکھا ہے: وہ حضرت فاطمہؑ کی مانند کسی اسلامی شخصیت کو نہیں جانتے کہ جو اس قدر زیادہ احترام و تکریم رکھتی ہو۔ بہت سے مسلمان علما اور دوسرے مذاہب و ادیان کے پیروکاروں نے خاتون اسلام کے بارے میں تحقیقات و تالیفات انجام دی ہیں۔ "الکوثر فی احوال فاطمۃ بنت النبی الاطہر" اور "اعلموانی فاطمہ" جیسی کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ جن میں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ اسی طرح "مسند فاطمہ" جیسی کتابیں بھی لکھی گئی ہیں کہ جن میں حضرت فاطمہؑ سے منقول احادیث پیغمبرﷺ جمع کی گئی ہیں۔ وہ اپنی کتاب کو اسی سلسلہ تالیفات کی ایک کڑی قرار دیتے ہیں کہ جس میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں تحقیق انجام دی گئی ہے۔ (مقدمہ کتاب)

ابواب کتاب

کتاب "حیاۃُ سَیّدَۃ النّساء فاطمَۃ الزّہراء دراسۃ و تحلیل" کے ابواب میں پیش کئے گئے مضامین کی تفصیل کچھ یوں ہے:

۱۔نسب (مقام ومنزلت و شخصیت والدین)

۲۔ولادت اور پرورش (زمان و مکان، اسما و القاب و کنیہ)

۳۔خصوصیات وصفات عالیہ (عصمت، زہد و تقوا، دعائیں و تعویزات، تسبیحات، عبادات)

۴۔ قرآن و سنت میں جناب فاطمہؑ کا مقام (تفسیر آیت ابرار، تطہیر، مباہلہ و تحلیل احادیث ثقلین و سفینہ)

۵۔حضرت فاطمہؑ کے ساتھ امام علیؑ کی شادی (خاندانی سیرت: جہیزیہ، خواستگاری، خطبہ عقد، اشعار دربارہ ازدواج، شؤون منزل و خانہ داری)

۶۔اولاد فاطمہؑ (امام حسنؑ، امام حسینؑ، زینب کبریؑ، اُم کلثومؑ، محسنؑ)

۷۔ مقام علمی (کلمات قصار و افکار فاطمہ اور نظریات فقہی)

۸۔ تحریک اسلام کے لئے جناب فاطمہؑ کی جدوجہد۔

۹۔فتنہ کبری (پاسداری از ولایت و خلافت حضرت علیؑ، واقعہ سقیفہ، فدک)

۱۰۔خطابات تاریخی (شرح و تفسیر خطبات)

۱۱۔ بہشت بریں کی طرف سفر (عاریخ شہادت، مزار)

فارسی کتب

نہج الحیاۃ (فرہنگ سخنان فاطمہؑ)
محمد دشتی (متوفی ۱۳۸۰ شمسی)

ناشر: موسسۂ فرہنگی تحقیقاتی امیر المؤمنینؑ، قم، سال اشاعت: ۱۳۷۶ شمسی، زبان: فارسی، موضوع: احادیث حضرت فاطمہؑ/خطبات حضرت فاطمہؑ

نہج الحیاۃ، یا فرہنگ سخنان فاطمہ (س) ایک ایسی کتاب ہے جو زندگی کے آداب و رسوم کو حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی روایات سے استنباط کرتی ہے۔ یہ کتاب قم کے ایک تحقیقاتی ادارے "مؤسسہ تحقیقاتی امیر المؤمنینؑ" کے محققین نے اُستاد محمد دشتی مرحوم کی سرپرستی میں تالیف کی ہے۔ یہ کتاب چھ سال کی زحمت کے بعد ایک اور علمی و دینی ادارے "بنیاد فرہنگی امام رضاؑ" کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے جو پہلی بار شائع ہونے کے بعد علمی حلقوں میں بہت زیادہ مقبول ہوئی ہے اور اب تک اس کے ۱۴ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کے مؤلفین نے امیر المؤمنینؑ کی کتاب "نہج البلاغہ" جیسی کتاب تدوین کرنے کی سعی کی ہے۔

مرحوم اُستاد محمد دشتی بہت سی کتابوں کے مؤلف ہیں۔ وہ ۱۳۳۰ شمسی میں مازندران کے علاقے محمود آباد میں پیدا ہوئے اور بچپن میں ہی دینی مدرسے میں داخل ہوگئے تھے۔ اُنہوں نے آیت اللہ میرزا ہاشم آملیؒ، آیت اللہ مکارم شیرازی، آیت اللہ مشکینی اور آیت اللہ جوادی آملی کے درس میں شرکت کی اور ان بزرگ علماء سے علمی استفادہ کیا ہے۔

مضامین کتاب

اس کتاب کے مقدمے میں مؤلف لکھتے ہیں: نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے کلام کو جمع کرنے کی سوچ پیدا ہوئی۔ تاکہ اسلامی قدروں کی اور قرآنی آیات کی حقیقی تفسیر کو سیدۃ النساء العالمینؑ کے نورانی کلمات کی روشنی میں حاصل کریں۔ لہٰذا اس احادیث کے اس سلسلے کا نام "نہج الحیاۃ" یا "راہ و رسم زندگی از دیدگاہ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا" انتخاب کیا کہ جو "نہج البلاغہ" جیسی کتاب کی ہم پلہ اور تشنگان حقیقت کے لئے رہنما کتاب بن سکتی ہے۔ (دشتی، محمد، نہج الحیاہ، مقدمہ کتاب)

کتاب کے مختلف حصوں میں دیئے گئے عناوین

حصہ (آ): ۳ حدیثیں، میاں بیوی کے حقوق، کھانا کھانے کے آداب اور آرائش و زیبائش کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

حصہ (الف): حدیث نمبر ۴ تا ۲۸، میں اسلامی احکام، عبادت میں اخلاص، شادی میں انسانی تعلقات اور اخلاق، امامت و رہبری، امام علیؑ کی امامت، امام علیؑ کی خصوصیات، ایثار اور جان نثاری جیسے عناوین دیئے گئے ہیں۔

حصہ (ب): حدیث نمبر ۲۹ تا ۳۱ ہاتھوں کی صفائی، کھانے کھانے اور خود کھانے کے بارے میں حدیث ذکر کی گئی ہیں۔

حصہ (پ): حدیث نمبر ۳۲ تا ۴۴ میں عورت کے پردے اور حجاب، پیغمبر اسلام ﷺ اور پیغمبر ﷺ کی ابدیت، پیغمبر ﷺ کے تربیتی کردار، پیغمبر ﷺ کی وفات پر غم و اندوہ، پیغمبر ﷺ کے ساتھ گلہ و شکایت اور آپ ﷺ کے بعد تنہائی اور یاد پیغمبر ﷺ جیسے عناوین لائے گئے ہیں۔

حصہ (ت): حدیث نمبر ۴۵ تا ۴۷ تربیت، خوف اور عذاب الٰہی کے بارے میں ذکر کی گئی ہے۔

حصہ (ج): حدیث نمبر ۴۸، جاہلیت، جبرائیلؑ، شیعوں کا جاذبہ و دافعہ، حملہ، جنگ اور جہاد میں شرکت کے موضوع پر ہے۔

حصہ (چ) : حدیث نمبر ۴۹ تا ۵۵ پر مشتمل ہے جس میں چادر اور لباس، پیغمبر اکرم ﷺ کے چہرے کی زیبائی، حجاب، نامحرم سے پرہیز، عفت وحجاب اور بہشتی حوروں جیسے عناوین پیش کئے گئے ہیں۔

حصہ (خ) : حدیث نمبر ۵۶ تا ۶۳ ہے جو خداشناسی، حضرت زہراء کے خطبات اور ایثار وخوش اخلاقی جیسے موضوعات ہیں۔

حصہ (د) : حدیث نمبر ۶۴ تا ۸۳ لوگوں کو قیام کی دعوت، دفاع اور مبارزہ، دعا، دنیا اور دنیاپرستی جیسے عناوین پر مشتمل ہے۔

حصہ (ذ) : حدیث نمبر ۸۴ تا ۸۶ ذکر، دعا، مسلمانوں کی پریشانی، ذلت جاہلیت، اجتماعی روابط، روزہ اور روزہ داری کے متعلق ہے۔

حصہ (ز) : حدیث نمبر ۸۷ تا ۹۸ عورت اور زندگی، آئین زندگانی، عورت اور کام کاج، عورت اور زینت وآرائش جیسے موضوعات پر مشتمل ہے۔

حصہ (س) : حدیث نمبر ۹۹ تا ۱۲۵ سادہ زندگی، سادہ لباس، حضرت فاطمہ کے خطبات، حضرت فاطمہؑ کی خوشی وسرور، سیاسی خاموشی، فرشتوں کے سلام، جبرائیل پر سلام، سلام فاطمہؑ، سیاسی جنگ وجدوجہد، حضرت فاطمہؑ کی خوشی، فرشتوں کی خوشی، حضرت فاطمہؑ کے اشعار، شفاعت حضرت فاطمہؑ، حضرت فاطمہؑ کے شیعہ اور شہادت وشاہد جیسے عناوین پر مشتمل ہیں۔

حصہ (ص) : حدیث نمبر ۱۲۶ تا ۱۲۸ صحیفہ فاطمہؑ، صدقات، صلہ رحم، حضرت فاطمہؑ کے صبر وبردباری کے بارے میں ہے۔

حصہ (ط،ظ،ع) : حدیث نمبر ۱۲۹ تا ۱۴۱ جنتی کھانوں، اطعام، بچوں کی طہارت، امام علیؑ پر ظلم، حضرت فاطمہؑ پر ظلم، اہل بیتؑ پر ظلم مہاجرین وانصار کے ظلم، عبادت فاطمہؑ اسلامی عالم کے علم کی قدر ومنزلت، علم وآگاہی حضرت فاطمہؑ کے متعلق ہیں۔

حصہ (غ،ف) : حدیث نمبر ۱۴۲ تا ۱۶۲ غدیر خم، غذا کھانے، جنتی غذاؤں، عزائے پیغمبر ﷺ میں غم، غصب خلافت، غصب حق اہل بیتؑ، جنگی غنائم، فدک اور سیاسی دفاع، فدک اور پیغمبر ﷺ، فدک اور مسلمانوں سے مدد طلبی، فضائل حضرت فاطمہؑ جیسے عناوین پر مشتمل ہے۔

حصہ (ق) : حدیث نمبر ۱۶۳ تا ۱۶۵، قرآن، بچوں کے درمیان قضاوت اور قیامت کے بارے میں ہے۔

حصہ (ک،گ) حدیث نمبر ۱۶۶، عورت کے کام، کرامات ومعجزات، کربلا اور شہادت امام حسینؑ، بہشتی کافور، کم فروشی، بے حد بھوک وپیاس، گناہگاروں، قربانی کے گوشت اور حضرت فاطمہؑ کے گریہ وزاری جیسے عناوین کو سمیٹے ہوئے ہے۔

حصہ (م) : حدیث نمبر ۱۶۷ تا ۱۹۹، خصوصی مالکیت، سیاسی جدوجہد، زندگی کی مشکلات، حضرت فاطمہؑ کے معجزات اور کرامات۔ ماں کے مقام ومرتبے اور مہمان نوازی جیسے عناوین پر مشتمل ہے۔

حصہ (ن،و) : حدیث نمبر ۲۰۰ تا ۲۰۷، روٹی پکانے، ناقہ صالح، نبوت، اجتماعی نظم، نعمتوں، نفاق، نماز، اخلاقی وصیتوں اور سیاسی وصیت کے بارے میں ہے۔

حصہ (ہ،ی) حدیث نمبر ۲۰۸ تا ۲۱۳، حضرت علیؑ کی ہجرت، ہدایت تشریعی، مومن کے ہدیہ، ہمسایہ، ہمسرداری، نمونہ شریک حیات، فن خطاطی، ایندھن اور آگ، دوستوں کی یاد، یاد دہانی غدیر خم، امام علیؑ کی نصرت مہاجرین و انصار سے نصرت طلبی جیسے عناوین پر مشتمل ہے۔

خصوصیات کتاب

خود "نہج الحیاۃ" میں اس کتاب کی ذکر کی گئی بعض خصوصیات یہ ہیں:

۱۔ حقیقی نمونہ عمل: اس کتاب کا بنیادی مقصد عورتوں اور جوان نسل کو حقیقی اسلام کی بنیادی اقدار اور نمونہ عمل ہستیوں سے آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی زندگی اور کلام سے آگاہ ہوکر اچھائی اور برائی کو پاسکیں۔ (دشتی، محمد، نہج الحیاہ، مقدمہ کتاب)

۲۔ تحقیق کو آسان بنانا: اس کتاب میں مختلف احادیث کے محدثین اور راویوں کو مکمل طور پر لکھا گیا ہے تاکہ اہل تحقیق کے لئے یہ کتاب قابل استفادہ ہوسکے۔ اس کے علاوہ صحیح احادیث کی تشخیص کے لئے حوزہ ہائے علمیہ اور دینی مدارس میں رائج جرح و تعدیل کے طریقے سے استفادہ کیا جاسکے۔

۳۔ حواشی میں دی گئی توضیحات: ہر حدیث لکھنے سے پہلے چند سطروں میں اس روایت کے صادر ہونے کی وجہ، مکان و زمان روایت اور حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی جانب سے اس روایت کو بیان کرنے کا مقصد ذکر کیا گیا ہے تاکہ مطالعہ کرنے والا آسانی کے ساتھ حضرت فاطمہؑ کے سیاسی و اعتقادی مقصد کو سمجھ سکے جیسا کہ بعض اہل قلم کے مطابق اس حصے میں شہید مطہریؒ کی کتاب "داستان راستان" سے استفادہ کیا گیا ہے۔(دشتی، محمد، نہج الحیاۃ، مقدمہ کتاب)

نہج الحیاۃ پر نقد و نظر

اس کتاب پر بعض محققین نے تنقیدی نگاہ بھی ڈالی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ سند روایت کی پابندی نہ ہونا: سہ ماہی "علوم حدیث" میں ایک مقالے میں لکھا ہے کہ اس کتاب میں درج پہلی پچاس اور آخری پچاس روایات پر تحقیق سے پتا چلتا ہے اس کتاب میں لکھی گئی ۴۵ فیصد روایات سند کے بغیر ہیں۔ (روحانی علی آبادی، "نقد نہج الحیاۃ یا فرہنگ سخنان فاطمہ (س)"، فصلنامہ علوم حدیث، شمارہ ۸، ص ۲۲۴)

۲۔ تعداد میں غلطی: اسی طرح محمد روحانی علی آبادی نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ۲۱۳ احادیث نقل کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے حالانکہ اس کتاب میں حضرت ہراءؑ سے منقول مذکورہ تعداد کی نصف بھی نہیں ہے۔

۳۔ غیر حقیقی مصادر: علی آبادی کی تحقیق کے مطابق اس کتاب میں غیر واقعی مصادر ذکر کئے گئے ہیں۔ تفصیل کے لئے مذکورہ مقالے کی طرف رجوع کیا جائے۔

زندگانی فاطمہ زہرا

سید جعفر شہیدی (متوفی ۱۴۲۸ھ)

ناشر: دفتر نشر فرہنگ اسلامی تہران، زبان: فارسی، موضوع: سیرت و تاریخ حضرت فاطمہؑ

یہ کتاب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سوانح حیات کے بارے میں ایک تاریخی روداد ہے کہ جس میں بہت سے واقعات کا تحلیل و تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ سید جعفر شہیدی نے زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شہادت تک کے حالات کی تحقیق کی ہے۔ یہ کتاب کئی بار تہران کے مشہور اشاعتی ادارے دفتر فرہنگ اسلامی کی طرف سے شائع ہوچکی ہے۔

مؤلف کتاب

پروفیسر ڈاکٹر سید جعفر شہیدی کی ولادت ۱۹۲۱ء میں ایران کے شہر بروجرد میں ہوئی آپ نے ابتدائی تعلیم، عربی ادبیات، دینی علوم اور فقہ واصول کی تعلیم اسی شہر میں حاصل کی۔۱۹۴۱ء میں آپ نجف اشرف تشریف لے گئے اور وہاں اس زمانے کے علمائے عظام آیت اللہ حاجی سید یحیٰ یزدی، آیت اللہ حاجی میرزا حسن یزدی، آیت اللہ العظمیٰ حاجی میرزا ہاشم آملی اور بعد میں آیت اللہ العظمیٰ ابوالقاسم خوئی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

اس وقت کی علوم اسلامی کی عظیم ترین یونیورسٹی نجف اشرف میں سات سال قیام کے بعد ۱۹۴۸ء میں واپس تہران تشریف لائے۔آپ نے ۱۹۴۹ء میں اپنا تحقیقی کام مرحوم استاد دہخدا کے ساتھ لغت نامہ میں شروع کیا اور۱۹۵۱ء میں ثانوی اسکولوں میں تدریس کے ساتھ ساتھ لغت نامہ پر تحقیقی کام جاری رکھا۔ ۱۹۵۳ء میں دانش کدہ معقول و منقول اور۱۹۵۶ء میں تہران یونیورسٹی

کی دانشکدہ ادبیات سے فارسی زبان و ادب میں بی اے کیا اور۱۹۶۱ء میں اسی یونیورسٹی سے فارسی زبان وادبیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

ڈاکٹر شہیدی نے اپنی کتاب کا مقدمہ آیہ مجیدہ ''نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ'' سے شروع کیا اور اپنی کتاب کو اسلام کی عظیم خاتون حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی حیات کی تاریخی روداد قرار دیتے ہوئے لکھا:

''اس کتاب کا موضوع دختر رسولﷺ یعنی اسلام کی عظیم ترین خاتون فاطمہ یافاطمۃ الزھراؑ کی زندگی کا جائزہ ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے قاری کو یہ اندازہ ہوگا کہ جو کچھ ان چند اوراق میں سمودیا گیا ہے، وہ صرف ایک شخصی زندگی کی روداد نہیں ہے بلکہ اس میں کئی سبق آموز اور عبرت آمیز پہلو موجود ہیں اگرچہ تاریخی اہمیت کی حامل شخصیات کے حالات زندگی خود سبق آموز ہوتے ہیں جو کچھ آپ ان صفحات میں پڑھیں گے وہ ان عجیب واقعات کا تجزیہ و تحلیل ہے جو ہمارے زمانے سے صدیوں پہلے رونما ہوئے۔ اگر ہم ان واقعات کے کرداروں کو ان واقعات سے علیحدہ کردیں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ واقعات تاریخ کے ادوار میں بلکہ ہمارے زمانے میں بھی دنیا کے کسی گوشے میں وقوع پذیر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ جن حوادث وواقعات کی ہم بات کریں گے اگرچہ زمان ومکان کے لحاظ سے ہم سے بہت دور ہیں لیکن ان کے باقی ماندہ اثرات نہ صرف پرانے نہیں ہوئے بلکہ اپنی تازگی کو اسی طرح برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کتاب پڑھنے کے بعد دیکھیں گے کہ جو ہم کہہ رہے ہیں وہ مبالغہ اور فضول گوئی نہیں ہے''۔ (مقدمہ کتاب)

مضامین کتاب

سید جعفر شہیدی نے اس کتاب میں تقریباً ۷۰ سے زیادہ شیعہ وسنی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ کتاب بغیر کسی خاص فصل بندی کے تدوین کی گئی ہے۔ لیکن اس کے مضامین ترتیب وار زمانہ پیغمبرﷺ سے لے کر شہادت حضرت فاطمہؑ تک کے حالات پر مشتمل ہیں۔ اس کتاب کے عناوین کی فہرست کچھ یوں ہے:

سنتِ رسولﷺ کے محافظ۔ تبدیلی و تجدید کے طالب۔ سنت شکنی کا انجام۔ تاریخی اسناد و مدارک کا جائزہ۔ صحرائے عرب۔ حضرت خدیجہؑ۔ حضرت فاطمہؑ کا نام اور القاب۔ حضرت فاطمہؑ کی تعلیم و تربیت۔ بچپن کی عبادت و ریاضت۔

حضرت خدیجہؑ اور حضرت ابوطالبؑ کی وفات۔ پیغمبر اکرمﷺ کی نظر میں حضرت فاطمہؑ کا مقام واحترام۔ حضرت فاطمہؑ سے شادی کے خواہشمند۔ بعض مستشرقین کی تحریروں کا جائزہ۔ اسلام اور اسلامی شخصیات کے بارے میں مستشرقین کی کتب کے قارئین کیلئے تذکرہ۔ حضرت علیؑ کا حضرت فاطمہؑ کا رشتہ مانگنا۔ رسول خداﷺ کی بیٹی کا حق مہر۔ حضرت فاطمہؑ کا جہیز۔ خطبۂ نکاح۔ دعوتِ ولیمہ۔ حضرت فاطمہؑ کی رخصتی۔ ابن شہر آشوب کی تحریر کا تجزیہ۔ حضرت فاطمہؑ شوہر کے گھر میں۔ اسماء بنت عُمیس کی شادی میں شرکت پر تبصرہ۔ علیؑ و فاطمہؑ کا حارثہ بن نعمان کے گھر منتقل ہونا۔ یہودی عبد اللہ بن اُبی اور پیغمبر خداﷺ۔ علیؑ و فاطمہؑ کا ایثار۔ ولادتِ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ کی ولادت۔ حضرت فاطمہؑ کا زُہد و ریاضت۔ علیؑ کے گھر پیغمبر اکرمﷺ اور حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی ملاقات۔ سلمان فارسی اور دختر پیغمبرﷺ کی چادر۔ گردن بند کا فروخت کرنا۔ مُلازم کی بجائے حمدِ خدا۔ پیغمبر اکرمﷺ کا حضرت فاطمہؑ کی تعریف کرنا۔ کیا میاں بیوی میں کبھی رنجش پیدا ہوئی؟ ابوجہل کی بیٹی جویریہ کا قصہ۔ مسور بن مخرمہ اور اس کی روایت کا جائزہ۔ حضرت فاطمہؑ کی عبادت، تسبیح اور دعا کا ذکر۔ صُلح حدیبیہ۔ فدک۔ قریش کی جانب سے صُلح نامہ حُدیبیہ کی خلاف ورزی۔ ابو سفیان کا دختر پیغمبر سے سفارش کیلئے کہنا۔ حجۃ الوداع۔ احکامِ حج کی تعلیم۔ واقعۂ غدیر۔ پیغمبر اکرمﷺ کا حضرت فاطمہؑ کو اپنی وفات سے متعلق خبر دینا اور یہ کہنا کہ وہ ان سے جلد آ ملیں گی۔ رسولِ خداﷺ کا مریض ہونا اور مسجد میں جاکر وعظ و نصیحت کرنا۔ رسولِ خداﷺ بستر بیماری پر۔

محبوبِ خداﷺ، خدا سے جاملے۔ پیغمبر اکرمﷺ کی وفات پر حضرت عمر کا اعتراض اور حضرت ابوبکر کا جواب۔ سقیفہ بنی ساعدہ میں اجتماع۔ پیغمبر اکرمﷺ کے گھر کا محاصرہ۔ اہل سقیفہ کا بیعت پر اصرار۔ حکومت کا فدک پر قبضہ۔ فدک، مروان کے حوالے۔ فدک اور عمر بن عبد العزیز۔ مامون کا فدک کو فرزندان فاطمہؑ کے حوالے کردینا۔ مسجد مرکزِ عدل و انصاف۔ زہراؑ کا مجمع عام میں شکایت کرنا۔ خطبۂ حضرت زہراؑ۔ اندازِ خطبہ کا تجزیہ اور معترضین کا جواب۔ حضرت ابوبکر کا بنت رسولﷺ کو جواب۔ بنتِ رسول کا خلیفہ سے احتجاج کرنا۔ بنت رسول کی علیؑ سے گفتگو۔ انصار کی خواتین، بنت رسول کے گھر میں۔ حضرت فاطمہؑ کی عبرت آمیز باتیں۔ مستقبل کے خطرات سے آگاہ کرنا۔ حضرت فاطمہؑ کی زندگی کے آخری ایام۔ اسماء بنت عمیس کو حضرت فاطمہؑ کی وصیت۔ حضرت فاطمہؑ کی تدفین۔ قبرِ زہراؑ پر علیؑ کی مرثیہ گوئی۔ اولادِ حضرت فاطمہؑ: حضرت زینبؑ (ولادت، ازدواج، اولاد)۔ حضرت علیؑ کے ہمراہ عراق میں۔ مدینہ واپسی۔ بھائی کے ہمراہ کربلا میں۔ بازار کوفہ میں خطبہ۔ ابن زیاد کے دربار میں۔

اُردو ترجمہ

''زندگانی فاطمہ الزہراء'' کا اُردو ترجمہ سید حسنین عباس گردیزی کے توانا قلم سے ہوا ہے، جس کا تیسرا ایڈیشن نور الہدیٰ ٹرسٹ اسلام آباد کے شعبہ تحقیق کی جانب سے شائع ہو چکا ہے۔

فاطمہؑ از نگاہ علیؑ

محمد محمدیان

ناشر: نشر معارف، قم، طبع اول: ۱۴۲۷ھ، موضوع: حضرت فاطمہؑ کی تحلیلی سیرت و تاریخ، زبان: فارسی

حجۃ الاسلام محمد محمدیان کی کتاب ''فاطمہؑ از نگاہ علیؑ'' میں سب سے پہلے تو جناب زہراؑ کے ''فاطمہ'' کہلانے کی وجوہات اور اس نام کے معانی ذکر کئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کی محبوبیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ پھر اس دنیا اور آخرت میں تمام جہاں کی عورتوں کی سردار (سیدۃ النساء العالمین) ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پھر روایات کی روشنی میں جناب زہراؑ کے غضب کو خداوند متعال کا غضب قرار دینے اور آپؑ کی پاکی، ظاہری و معنوی طہارت، عفت، حیا، عصمت، عبادت اور علم کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مؤلف نے حضرت فاطمہؑ کے بارے میں اُن کے شوہر نامدار حضرت امام علی علیہ السلام کی آراء کو نقل کیا ہے ان دونوں ہستیوں کے ازدواج کی کیفیت کا تذکرہ کیا جو حضرت فاطمہؑ کی حیات مبارکہ کا اہم ترین پہلو ہے۔ اس کے بعد مؤلف نے جناب زہراؑ کی گھریلو زندگی کے بارے میں کچھ تاریخی حقائق ذکر کئے ہیں اور اُن کی ایسی نمایاں صفات و خصوصیات کو ذکر کیا ہے جو تمام زمانے کی خواتین کے لئے نمونہ عمل بن سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں جناب زہراؑ کی صفات و خصوصیات کو حضرت امام علی علیہ السلام کی زبان سے ذکر کیا ہے جو اس کتاب کی ایک بڑی خصوصیت ہے۔ مؤلف کی نظر میں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کی صفاتو خصوصیات کو امام علیؑ سے زیادہ کوئی بہتر انداز میں بیان نہیں کرسکتا چنانچہ امام علیؑ نے جس طرح بی بی دوعالم کی قناعت، زہد، گھریلو زندگی، مظلومیت، حق کی خاطر قیام، شہادت و حقانیت کو بلا مبالغہ ذکر کیا ہے اس طرح کسی اور نے نہیں کیا۔ چونکہ امام علی علیہ السلام جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے گہرے ایمان، صفائے باطن اور معنوی قدرت و طاقت سے آگاہ تھے اور آسمان معرفت پر اُن کا جو مقام و مرتبہ تھا اس کی خبر سوائے علیؑ کے اور کوئی نہیں رکھتا تھا۔ کیونکہ علی علیہ السلام نے جناب زہرائے مرضیہؑ کی عظمت روح اور اُن کے سامنے ملائیکہ کے خضوع و احترام کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا اور علیؑ جیسی بلند مقام ہستی کو اس بات پر فخر تھا کہ اُنہیں جناب زہراء سلام اللہ علیہا جیسی ہستی کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ یہ کتاب جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے میں لکھی جانے والی جدید فارسی کتابوں میں اہم مقام رکھتی ہے۔

جامی از زلال کوثر

آیت اللہ محمد تقی مصباح یزدی

ناشر : مؤسسہ آموزشی وپژوہشی امام خمینیؒ، قم ،تاریخ اشاعت :۱۳۸۰ شمسی، موضوع: سیرت وشخصیت حضرت فاطمہ ،زبان : فارسی

یہ کتاب حوزہ علمیہ قم کے معروف عالم، فیلسوف اور اُستاد آیت اللہ محمد تقی مصباح یزدی کے خطابات کا مجموعہ ہے جس میں انہوں نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نمایاں شخصیت، بے شمار فضائل ومناقب اور اخلاقی ومعنوی خصوصیات کی شرح کی ہے۔ اُستاد کے بیانات کو اُن کے ایک شاگرد محمد باقر حیدری کاشانی نے تحریر کی شکل دی ہے اور ساتھ ''انوار جمال یار'' کے عنوان سے حضرت امام خمینیؒ کے حضرت زہرائے مرضیہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں کلمات و بیانات کا بھی اضافہ کیا ہے۔ اس کتاب میں جن موضوعات کے بارے میں علمی گفتگو کی گئی ہے، اُن کی مختصر فہرست کچھ یوں ہے:

۱۔ جلوہ ای از جمال فاطمہ: اس حصے میں حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی شخصی و اخلاقی خصوصیات و صفات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

۲۔ رسالت مجالس ذکر اہل بیتؑ: اس حصے میں اہل بیت اطہار علیہم السلام کے ذکر کی مجالس و محافل کا حکمت وفلسفہ اور فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

۳۔ اُسوہ پذیری از سیرہ فاطمی: کتاب کے اس حصے میں اُسوہ پذیری کی اقسام بیان کی گئی ہیں اور پھر غلط اُسوہ اور نمونہ عمل کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ساتھ اُسوہ پذیری کی اصلاح کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ اور آخر میں حضرت زہرا علیہا السلام کا بطور اُسوۂ کامل تعارف کراتے ہوئے اُسوہ اور نمونہ عمل کی شخصیت پر اثرانداز ہونے والے عوامل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس تحقیق میں اُسوہ شخصیت پر اثرانداز ہونے عوامل میں سے وراثت، ماحول، عمر، اخلاقی وجدان کی قدرومنزلت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور آخر میں اُسوہ اور نمونہ عمل شخصیات کا سب سے قوی عامل اُن کے ارادے کو قرار دیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی شخصیت پر موثر واقع ہونے والے عوامل کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

۴۔ جلوہ ہایی زیبا از سیرہ فاطمی: اس بحث میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی عبادت، حجاب، حریت پسندی، جدوجہد، ثقافتی وعلمی جہاد، اخلاقی روش اور خاندانی شرافت کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔

۵۔ حماسہ فاطمی و عبرت ہای آن: اس باب میں حضرت فاطمہؑ کے ولایت مدار ہونے اورولایت الٰہی کے لئے ایثار وقربانی، اُن کی فصیح وبلیغ خطبات، اُن پر وارد ہونے والے مصائب اور ان مظالم کے علل واسباب کا جائزہ لیا گیا ہے۔

فاطمۂ زہرا علیہاالسلام

علامہ عبدالحسین امینیؒ (متوفی ۱۳۹۰ھ)

ناشر :انتشارات استقلال تہران، طبع اول :۱۳۷۶ شمسی، موضوع : سیرت فاطمہ زہراؑ، زبان : فارسی

عالم اسلام میں علامہ عبدالحسین امینی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''الغدیرفی الکتاب و السنۃ و الادب'' کی وجہ سے دنیائے اسلام کے علمی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ اس کتاب کا تعارف ''نور معرفت'' کے ۳۷ ویں شمارہ چھپ چکا ہے۔ علامہ امینیؒ کی کتاب ''فاطمہ زہرا علیہاسلام'' درحقیقت اُن کے پانچ تقریروں کا مجموعہ ہے جو اُنھوں نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے فضائل اور مناقب کے موضوع پر تہران میں کی تھیں۔ یہ تقریریں ۱۳۶۲ شمسی میں پہلی بار بغیر کسی علمی تحقیق کے تہران کے ایک اشاعتی ادارے کی جانب سے شائع ہوئی تھیں۔ اس کے بعد یہ کتاب علامہ کے فاضل بیٹے محمد امینی نجفی کے علمی مقدمے، توضیحات اور حواشی کے ساتھ ۱۳۷۶ شمسی میں دوبارہ تہران سے تحقیقی شکل میں شائع ہوئی۔ اس اشاعت میں جو کام انجام پایا ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

کتاب کے شروع میں ایک فصل میں علامہ امینیؒ کے حالات زندگی تفصیل کے ساتھ ذکر ہوئے ہیں۔ جس میں علامہ امینیؒ کی علمی جدوجہد پڑھنے والوں کے لئے بہت ہی سبق آموز ہے۔ اصل کتاب کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا حصہ: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا از دیدگاہ قرآن

اس حصے میں درج ذیل ۷ قرآنی آیات سے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مناقب و فضائل کو ثابت کیا گیا ہے:

۱۔ آیہ تطہیر "إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا" (سورۂ احزاب، آیت ۳۳)

۲۔ آیہ مباہلہ "فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ" (سورۂ آل عمران، آیت ۶۱)

۳۔ آیہ مبارکہ "فَتَلَقَّى آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ" (سورۂ بقرہ، آیت ۳۷)

۴۔ آیہ مبارکہ "وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ" (سورۂ بقرہ، آیت ۱۲۴)

۵۔ آیہ مودّت "قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى" (سورۂ شوریٰ، آیت ۲۳)

۶۔ آیہ مبارکہ اطعام "وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا۔" (سورۂ دھر، آیت ۸،۹)

۷۔ آیہ مبارکہ امانت "إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ۔۔۔" (سورۂ احزاب، آیت ۷۲)

یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ علامہ امینیؒ نے یہاں فقط اُنہی آیات کو پیش کیا ہے جنہیں اہل سنت بھی قبول کرتے ہیں ورنہ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے متعلق معارف قرآن بہت زیادہ ہیں جن کی تفصیل کتب شیعہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

دوسرا حصہ: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا از دیدگاہ روایات

اس حصے میں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے میں شیعہ سنی کتب حدیث میں نقل ہونے والی احادیث اور روایات کو جمع کیا گیا ہے۔ مثلاً جناب فاطمہؑ سے دوستی و دشمنی رسول اللہ ﷺ سے دوستی و دشمنی ہے، حضرت فاطمہؑ کا محدثہ ہونا، حضرت فاطمہؑ کے محبین اور شیعوں کا جنت میں جانا وغیرہ۔

کتاب کے آخر میں چند توضیحات اور تعلیقات بھی بیان کئے گئے ہیں جن میں آیہ تطہیر کا شان نزول اور حدیث کساء کے راویوں کی تفصیل، حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کا شوریٰ کے دن اس آیہ سے استدلال کرنا وغیرہ۔

اُردو کتب

الزّہراء

یعنی

احوال جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا

خان بہادر مولوی سید اولاد حیدر صاحب فوق بلگرامی (متوفی ۱۹۴۲ء)

ناشر: مقبول پریس گندہ نالہ دہلی۔ طبع: مارچ ۱۹۲۲ء، زبان: اُردو، موضوع: سیرت فاطمہ زہراءؑ

خان بہادر سید اولاد حیدر فوق بلگرامی (متوفی ۱۹۴۲ء) ایک معزز صاحب اقتدار زمیندار تھے، کسی دینی مدرسے سے دینی تعلیم باقاعدہ تو حاصل نہیں کی تھی، لیکن تاریخ سے گہرا تعلق اور سیرت سے عشق تھا۔ مطالعے اور شوق کی بنا پر جناب رسالتمآب ﷺ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی سیرت پر بہت ہی مقبول کتابیں لکھیں۔ جن سے اُن کی تاریخی مطالعے کی وسعت اور قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ زندگی بھر مطالعہ اور تحقیق کرتے رہے۔ اُردو زبان میں سیرت النبی ﷺ اور سیرت معصومین علیہم السلام پر شیعہ مؤلفین کی کتابوں میں اُن کی کتابیں سب سے زیادہ ضخیم اور مقبول ہیں۔ سید اولاد حیدر فوق بلگرامی کی سب سے مشہور کتاب ''اُسوۃ الرسول ﷺ'' ہے۔ اس کے علاوہ ترجمہ قرآن شریف، سراج المنیر (سیرت امیر المؤمنینؑ)، سروچمن (سیرت امام حسنؑ)، ذبح عظیم (سیرت امام حسینؑ)، صحیفۃ العابدین (سیرت امام زین العابدینؑ)، مآثر الباقریہ (سیرت امام محمد باقرؑ)، آثار جعفریہ (سیرت امام جعفر صادقؑ)، علوم کاظمیہ (سیرت امام موسیٰ کاظمؑ)، تحفہ رضویہ (سیرت امام رضاؑ)، تحفۃ المتقین (سیرت امام نقیؑ)، سیرۃ النقی، العسکری اور در مقصود نامی کتابیں لکھی ہیں۔ سیرت جناب فاطمہ زہراء پر اُن کی تالیف ''الزھراء'' بھی بہت اہم کتاب ہے۔ وہ مولانا شبلی نعمانی (متوفی ۱۹۱۴ء) کے ہم عصر تھے۔ لہٰذا سید اولاد حیدر فوق بلگرامی نے شبلی کی سیرت النبی ﷺ کی مجلدات پر ناقدانہ نظر ڈالی جو پانچ بڑے سائز کی جلدوں میں شائع ہوئی۔ اس کے علاوہ کتاب 'الزھراء'' میں بھی اُنہوں نے مولانا شبلی کی تحریروں کو ہی مد نظر رکھ کر اپنی تحقیقات پیش کی ہیں اور جہاں بھی ضرورت محسوس کی ہے ان پر ناقدانہ تبصرہ کیا ہے۔

مضامین کتاب

کتاب ''الزھراء'' کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے:

کافی ہے ہماری پردہ پوشی کے لئے ۔۔۔ دامان علیؑ اور ردائے زہراؑ

اس کے بعد دیباچہ ہے اور اس کے بعد مضامین کتاب کچھ اس طرح ہیں:

۱۔اسماء والقاب جناب فاطمہؑ، ۲۔ترکیب خلقت نور جناب سیدہؑ سے لے کر استقرار حمل تک کے حالات، ۳۔ایام حمل میں قدرتی آثار، ۴۔ولادت باسعادت کے وقت ظہور کرامت، ۵۔ مولد مطہر، ۶۔عالم طفولیت اور ایام پرورش، ۷۔جناب خدیجۃ الکبریٰؑ کی وفات اور جناب سیدہؑ کی پہلی مصیبت، ۸۔پرورش وتربیت کا زمانہ، ۹۔بچپن میں رسولؐ کی خدمت اور رفاقت، ۱۰۔مدینۂ منورہ میں نزول عصمت، ۱۱۔تزویج جناب سیدہؑ، ۱۲۔اُحد میں رفاقت نبویؐ کی خدمات، ۱۳۔جنگ احزاب میں رسول اللہؐ کی خدمت، ۱۴۔وادی القریٰ فدک، ۱۵۔ہبہ فدک جناب سیدہؑ کے نام، ۱۶۔نصاریٰ نجران کے معاملات، ۱۷۔نزول آیہ تطہیر، ۱۸۔حجۃ الوداع، ۱۹۔غدیر خم کے واقعات، ۲۰۔وفات رسولؐ اور اضطراب بتولؑ، ۲۱۔وفات رسولؐ سے لے کر رحلت بتولؑ تک کے حالات، ۲۲۔حدیث ''نحن معاشر الانبیاء'' کی پوری تحقیق، ۲۳۔احراق خانہ بتولؑ وایذائے بضعۃ الرسولؐ، ۲۴۔خطبۂ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا، ۲۵۔جناب سیدہؑ کی وفات اور تجہیز وتدفین کے پورے حالات، ۲۶۔جناب سیدہؑ کی مکارم اخلاق اور محاسن معاشرت، ۲۷۔عبادت اور خوف الٰہی، ۲۸۔الفت فاطمہؑ رسولؐ کے دل میں، ۲۹۔اُلفت رسولؐ فاطمہؑ کے دل میں، ۳۰۔استجابت دعا یا درگاہ رب العزت میں فاطمہؑ کا اقتدار اور عظمت، ۳۱۔افلاس میں کمال استغنا، ۳۲۔عام مراعا تو موافقات میں دینی احتیاط، ۳۳۔جود وسخا اور دوسروں کی حاجت کی اپنی ضرورت پر تقدم، ۳۴۔شرم وحیا اور عصمت وعفت، ۳۵۔آپ کے خلق عظیم کی ایک بینظیر مثال، ۳۶۔جناب سیدہؑ کے فضائل ومناقب، ۳۷۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے فضائل ومناقب میں احادیث، ۳۸۔جناب سیدہؑ سلام اللہ علیہا آنحضرت ﷺ کی اکلوتی صاحبزادی تھیں، ۳۹۔برکت بنت النبیؐ، ۴۰۔مسئلہ زیر بحث کے معقولی ثبوت، ۴۱۔جناب سیدہؑ کی اولاد طاہرہ، ۴۲۔جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا مدفن مطہر۔

مؤلف کی روش

کتاب ''الزھراء'' کے مؤلف نے بڑی دقت نظر کے ساتھ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حالات زندگی کو لکھا ہے۔ کتاب کی اُردو قدیم ہے جس میں مؤلف کی روش ناقدانہ ہے، اُنہوں نے اپنے ہم عصر مؤلفین اور محققین کی کتابوں کو بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور جہاں بھی اُن کی آراء

کے ساتھ اختلاف نظر آیا ہے، اُس پر کھل کر تنقید کی ہے۔ تاریخ اسلام اور سیرت رسولؐ سے متعلق لکھنے والے محققین کی تاریخی تحریروں پر سید اولاد حیدر فوق بلگرامی کا تبصرہ اور نقد و نظر اُن کی تمام کتابوں میں ملتا ہے لیکن ''اُسوۃ الرسول'' اور ''الزھراء'' میں یہ چیز واضح نظر آتی ہے۔ اُن کی مولانا شبلی نعمانی سے لے کر ڈپٹی نذیر احمد تک کی تحریروں پر نظر تھی اور وہ ان کا نام اپنی اس کتاب میں جگہ جگہ لیتے ہیں اور اُن پر عالمانہ تنقید کرتے ہیں۔

کتاب کے منابع

سید اولاد حیدر فوق بلگرامی نے اپنی کتاب ''الزھراء'' میں جن کتابوں اور تاریخی ماخذ سے استفادہ کیا ہے یہاں اُن کی مختصر فہرست پیش کی جاتی ہے:

نزہۃ المجالس، روضۃ الشہداء کاشفی، عمدۃ المطالب، جلاء العیون مجلسی، سیرۃ النبویہ، شبلی نعمانی، تاریخ طبری، ینابیع المودۃ، قندوزی، مودۃ القربی، سید علی ہمدانی، اصابہ فی معرفۃ الصحابہ، ابن بر، طبقات ابن سعد، صواعق محرقہ ابن حجر مکی، نور الابصار شبلنجی، روضۃ الاحباب حافظ جمال الدین محدث شیرازی، ذخائر العقبیٰ محب الدین طبری، استیعاب ابو نصر ہمدانی، روض الفائق امام مناوی، اُمہات الامۃ ڈپٹی نذیر احمد، الموافقۃ ابن السمّان، تفسیر کبیر فخر رازی، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید، ریاض النظرہ، محب الدین طبری، معارج النبوۃ، ملا معین ہروی، صحیح بخاری، فتح الباری ابن حجر عسقلانی۔

سیرۃُ فاطمۃُ الزھراء علیہا السلام

جسٹس آغا محمد سلطان مرزا دہلوی (متوفی ۱۹۶۵ء)

ناشر: ادارۂ اصلاح، مسجد دیوان ناصر علی، مرتضی حسین روڈ لکھنو، طبع جدید: جنوری ۱۹۹۱ء، زبان: اُردو،

آغا محمد سلطان مرزا ۱۸۸۹ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد کا نام محمد سجاد مرزا تھا۔ اُنھوں نے ابتدائی تعلیم دہلی اور آلہ آباد میں حاصل کی۔ ایل ایل بی اور ایم اے علی گڑھ یونی ورسٹی سے کیا۔ ۱۹۱۰ء میں پنجاب سول سروس کے مقابلے میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور جوڈیشنل لائن میں تقرر ہوا۔ ۱۹۴۴ء میں ڈسٹرکٹ سیشن جج کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ جسٹس سلطان مرزا تحقیق اور مطالعے کے شوقین تھے اور اُن کو تاریخ اسلام پر عبور حاصل تھا جس کا ثبوت تاریخ اسلام کے بارے میں اُن کی ٹھوس تحقیقی تصانیف ہیں جن سے اُن کے مطالعے کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اُن کی کتاب ''البلاغ المبین، التفریق والتحریف فی الاسلام، نور المشرقین من حیاۃ الصادقین، فلسفۂ اسلام اور سیرۃ فاطمۃ الزھرا ؑ معرکۃ الآراء کتابیں ہیں۔

تالیف کتاب کا سبب

آغا محمد سلطان مرزا ''سیرۃ فاطمۃ الزھراء'' کے پہلے دیباچے میں یہ کتاب لکھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''لہٰذا ضرورت اس بات کی ہوئی اصلی ائمہ اور رہنماؤں کا تعارف موجودہ مضطرب الحال دنیا سے کرایا جائے۔ اصلی اسلام کی اشاعت کی جائے اور لوگوں کو اس طرف دعوت دی جائے۔ اس غرض کے لئے کوئی فلسفہ اسلام کی کتاب اتنا کام نہیں کر سکتی جتنا خود ائمہ کے سوانح حیات پر غور و فکر کرنا اور اُن کے طرز عمل کی پیروی کرنی۔ اس غرض کے لئے ہم نے یہ سلسلہ جاری کیا ہے، خداوند سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ارادے میں برکت دے اور ہم چہاردہ معصومینؑ کی سوانح حیات لکھ سکیں۔۔۔۔۔جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد ہی فوراً بلکہ اُسی دن سے اُمت نے اہل بیت رسولؐ سے کشمکش شروع کردی اور اُن سے انحراف کرنے کو اپنی حیات کا مقصد بنا لیا۔ اس سیاست اس کشمکش و ظلم کی آل رسولؐ میں سے پہلی شہیدۂ ظلم جناب فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ہیں۔ لہٰذا ہم اس سلسلہ مبارکہ کو اُن ہی کے سوانح حیات سے شروع کرتے ہیں۔ (دیباچہ کتاب)

مضامین کتاب

باب اول : تمہید :آنحضرتؐ کی پیش گوئیاں جن سے تصدیق رسالت ہوئی۔
باب دوم : والدین
باب سوم :برادران وخواہران
باب چہارم :از پیدائش تاہجرت
باب پنجم :ہجرت
باب ششم : تزویج وطرز رہائش روزانہ واُمور خانہ داری
باب ہفتم :فضائل فاطمہ زہراؑ
باب ہشتم :مناقب اہل بیت علیہم السلام (آیہ تطہیر، مباہلہ)
باب نہم : مناقب اہل بیت علیہم السلام (آیہ صلواۃ،آیہ مودۃ)
باب دہم : مناقب اہل بیت علیہم السلام (حدیث ثقلین وغیرہ)
باب یازدہم :حجۃالوداع
باب دوازدہم :رحلت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باب سیزدہم :رحلت محمدؐ کے ایک ہفتے کے اندر کے واقعات
باب چہاردہم :خلافت کے ایوان عدالت میں دختر رسولؐ کے مقدمہ کی سماعت اور اس کا فیصلہ
باب پنجدہم :جناب فاطمہ الزہراؑ کے ہجوم مصائب اور آلام رحلت رسول کے بعد
باب ششدہم :مرض الموت میں جناب معصومہ کا خطبہ مستورات مہاجر وانصار کے سامنے
باب ہفتدہم :وصیت اور رحلت
باب ہشتدہم :جناب معصومہ کے اقوال وافعال و تحریکات
باب نوزدہم :جناب فاطمۃالزہراء کے اوقاف وتصدقات
باب بستم :اولاد
باب بست ویکم :جناب فاطمہؑ کے زمانے کی دنیا
باب بست ودوم :نمونہ عمل

روش تالیف

یہ کتاب تاریخی تحلیل و تجزیہ پر مبنی ہے جس میں مؤلف کی وسعت معلومات کی وجہ سے بہت زیادہ تنوع پایا جاتا ہے اور مؤلف کا اسلوب مکمل تحقیقی اور تحلیلی ہے جوآغا سلطان مرزا کی تالیفات و تصانیف کا خاصہ ہے۔ موئف اپنے زمانے میں لکھی گئی کتب تاریخ پر مکمل نظر و تسلط رکھتے ہیں اور اُن پر ناقدانہ تبصرہ کرتے ہیں۔ چونکہ مؤلف ایک جج اور قاضی ہیں جس کی وجہ سے اُن کی تحقیقات میں بھی یہی انداز نظر آتا ہے۔ البتہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں آغا سلطان مرزا کی یہ کتاب اور دوسری کتابیں بے طرف اور غیر متعصب قارئین کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتی ہیں۔